Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۴ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۲ شہادت ۱۳۵۸ھش ۔ ۲۲ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۸۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد، بلڈ پریشر اور کمزوری کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۰ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی نماز سے قبل حضور نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ الانعام کی آیات ۵۸، ۱۰۵ اور ۱۱۰ کی تفسیر بیان کرکے ان آیات میں بیان کردہ قرآن مجید کی حقانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے بیس پہلوؤں پر بہت بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی اور ان میں سے علی الخصوص ان دو پہلوؤں کو تفصیل سے اجاگر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ اور قَدْ جَآءَکُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ کی رُو سے روشن دلائل اور درخشندہ نشانوں کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ اور چونکہ آپ کو (باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے ملاقات کے متعلق ضروری اعلان

چونکہ ان دنوں گرمی زیادہ ہو گئی ہے اس لئے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جمعرات کے روز حضور ایک بجے دوپہر کے بعد ملاقات نہیں فرما سکیں گے احباب اُس روز صبح ساڑھے آٹھ بجے تشریف لے آیا کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

آپس میں محبت اور اخوت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو

باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ

ارشادِ باری تعالیٰ

فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ج (اٰلِ عمران آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اُس نے (یعنی اللہ نے) تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ترجمہ:۔ آپس میں بغض نہ رکھو اور نہ ہی حسد کرو اور نہ ہی بے تعلقی اختیار کرو اور نہ ہی قطع تعلقات کرو۔ اور سب خدا کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ اور کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ (بخاری و مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کرکے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اُس کی اطاعت میں واپس آجاؤ ... ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اُٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کرکے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۶ تا صفحہ ۲۶۸)

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے مُنہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اُس کا مجھ میں حصہ نہیں۔" (کشتی نوح)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ
۲۲ شہادت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید کی رُو سے گمراہی کی ایک بہت بڑی علامت

گمراہی کی ایک بہت بڑی علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ لوگوں کا دُنیا میں استغراق حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ وہ دُنیا ہی کی زندگی کو سب کچھ سمجھ کر آخرت کو فراموش کر دیتے ہیں۔ ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ لمبے عرصہ تک زندہ رہیں اور جتنی بھی زیادہ اُن کے لئے ممکن ہو خوب عیش و عشرت میں اپنی زندگی گزاریں۔ ان کی یہ خواہش ہی انہیں مامورینِ الٰہی کے انکار پر آمادہ کرتی ہے اور وہ ان کا انکار کر کے اپنے آپ کو مستحقِ عذاب بنا لیتے ہیں۔

چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے تو آپؐ نے یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو اسی حالت میں پایا۔ وہ آخرت کو بالکل فراموش کر بیٹھے تھے اور سر سے پاؤں تک دنیا میں ہی مستغرق تھے۔ یہود کے بگڑنے کی تو یہ وجہ تھی کہ وہ اس گھمنڈ میں مبتلا تھے کہ ہم خدا کے خاص پیارے اور منتخب بندے ہیں، ہم لاکھ گناہ کریں اور لہو و لعب میں غرق رہیں وہ ہمیں بخش دے گا اور ہم سے ہماری بد اعمالیوں کی باز پرس نہیں کرے گا۔ باقی رہے مشرکین تو ان کو تو آخرت پر ایمان ہی نہیں تھا یہ دُنیا ہی اُن کے لئے سب کچھ تھی۔ بہرحال یہود و نصاریٰ اور مشرکینِ عرب تینوں کی یہ خواہش مشترک تھی کہ ہم زیادہ سے زیادہ عرصہ اس دنیا میں زندہ رہیں اور زیادہ سے زیادہ عیش و آرام سے زندگی بسر کریں۔ ان کی اس خواہش نے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار پر اُبھار کر انہیں مستحقِ عذاب بنا رکھا تھا اور ان کی بد اعمالیاں انہیں کشاں کشاں عذاب کی طرف لے جا رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن لوگوں کی اِس خواہش اور اس کے بُرے انجام سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَىٰ حَيَاةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا ۚ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ○ (البقرہ آیت ۹۷)

ترجمہ:۔ اور تو یقیناً انہیں (یعنی اہلِ کتاب کو بھی) اور ان کو (بھی) جو مشرک ہیں سب لوگوں سے زیادہ زندگی کا حریص پائے گا۔ ان میں سے (ہر) ایک یہی چاہتا ہے کہ اسے ہزار سال کی عمر مل جائے حالانکہ اس کا لمبی عمر پانا اس کو عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

ایسے لوگوں کے لئے جو اِس درجہ دنیا میں غرق تھے اور لہو و لعب سے منہ موڑنے کے لئے کسی صورت تیار نہیں تھے یہ کب ممکن تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر عیش و عشرت سے دستکش ہو کر اپنی نفسانی خواہشات پر موت وارد کر کے ہمہ تن رُو بخدا ہو جاتے۔ اُن کے لئے تو عذاب سے دوچار ہونا مقدّر ہو چکا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے انہیں اُن کے حال پر چھوڑ دینے کی تلقین کی۔ چنانچہ فرمایا:۔

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○ (الحجر آیت ۴)

ترجمہ:۔ تو ان کو کھانے پینے اور وقتی سامانوں سے نفع اُٹھانے میں مشغول چھوڑ دے اور (انہیں چھوڑ دے کہ ان کی جھوٹی) امیدیں انہیں غافل کرتی رہیں کیونکہ وہ جلد (ہی حقیقت) معلوم کر لیں گے۔

یہ درحقیقت اِس امر کی طرف اشارہ تھا کہ یہ لوگ دنیا میں حد درجہ استغراق کی وجہ سے ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اور بالآخر عذاب کا نشانہ بن کر رہیں گے لیکن یہ عذاب ان پر جلدی نہیں آئے گا بلکہ وقتِ مقررہ پر عذاب انہیں آ پکڑے گا اور پھر کوئی انہیں اس عذاب سے بچا نہیں سکے گا۔ چنانچہ اس سے اگلی ہی آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ○ وَمَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ○ (الحجر آیات ۵، ۶)

ترجمہ:۔ اور ہم نے کبھی کسی بستی کو بغیر اس کے کہ اُس کے متعلق (پہلے سے) ایک معلوم فیصلہ ہو چکا ہو ہلاک نہیں کیا۔ کوئی قوم بھی اپنی (ہلاکت کی) میعاد سے بھاگ (کر بچ) نہیں سکتی اور نہ ہی پیچھے رہ کر اس سے بچ سکتی ہے۔

الغرض قوموں کا دنیا میں حد سے زیادہ استغراق ان کی انتہائی گمراہی پر دلالت کرتا ہے اور اس کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ ایسی قومیں عذابِ الٰہی کا نشانہ بنے بغیر نہیں رہتیں۔ چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو اِسی حال میں پایا تھا اس لئے آپ نے اپنی جماعت کو دنیا طلبی کے عبرتناک انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:۔

”وہ جو دُنیا پر کتّوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اُس کا (یعنی خدا کا) قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اُس سے دُور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اُس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اُس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اُس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اُس کے لئے دُنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پُورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔“ (کشتی نوح)

خدا تعالیٰ کی مدد کب آتی ہے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء کو ایک خطبۂ نکاح پڑھتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

”یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی مدد کب ملتی ہے۔ یہ مدد اس وقت ملتی ہے جب انسان میں بدی نہ ہو۔ بدکار ایک وقت نیکی بھی کر سکتا ہے۔ مگر نیکی اور بدی کا میزان اور ہر ایک کی کثرت اور قلت اسے نیک یا بد ٹھہراتی ہے۔ نیکیاں بہت ہوں تو نیک اور بدیاں زیادہ ہوں تو بدکار کہلاتا ہے۔ بدی چونکہ بدی ہے اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اس لئے جب حمدِ الٰہی کی توفیق اور جوش پیدا نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت نہ ملے تو ایسی حالت میں ڈرنا چاہیے اور سمجھ لینا چاہیے کہ بدیاں بڑھ گئی ہیں۔ اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ اور وہ علاج کیا ہے؟ استغفار۔ اسی لئے فرمایا نَسْتَغْفِرُهٗ۔ اللہ تعالیٰ کے وسیع قانون اور زبردست حکم اس قسم کے ہیں کہ انسان بعض بدیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے بڑے بڑے فضلوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے کسی حکم اور قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ غلطی اور کمزوری اس کی راہ میں روک ہو جاتی ہے اور یہ عظیم الشان فضل اور انعام سے محروم کیا جاتا ہے اس لئے اس محرومی سے بچانے کے لئے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ استغفار انبیاء علیہم السلام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ ہر نبی کی تعلیم کے ساتھ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ رکھا ہے۔ ہمارے امام کی تعلیمات میں جو ہم نے پڑھی ہیں، استغفار کو اصل علاج رکھا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ پچھلی کمزوریوں کو جو خواہ عمداً ہوں یا سہواً غرض مَا قَدَّمَ وَمَا أَخَّرَ۔ جو نہ کرنے کا کام آگے کیا اور جو نیک کام کرنے سے رہ گیا ہے، اپنی تمام کمزوریوں اور اللہ تعالیٰ کی ساری نارضامندیوں کو مَا أَعْلَمُ وَمَا لَا أَعْلَمُ کے نیچے رکھ کر عرض کرنا آئندہ کے لئے غلط کاریوں کے بد نتائج اور بد اثر سے محفوظ رکھ اور آئندہ کے لئے ان بدیوں کے جوش سے محفوظ فرما۔ یہ ہیں مختصر معانی استغفار کے۔“

(خطبات نور جلد اوّل صفحہ ۲۸۸-۲۸۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹرینیڈاڈ میں جنوبی امریکہ کی احمدیہ جماعتوں کا کامیاب چوتھا جلسہ سالانہ

○ روح پرور پیغامات ○ گیانا اور سورینام سے احمدی مبلغین اور وفود کی شرکت.
○ کامیاب تقاریر ○ متعدد تربیتی اور تبلیغی مجالس کا انعقاد ○ کتب سلسلہ کی نمائش
○ لنڈن کانفرنس کے متعلق سلائڈز شو

(مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شاہد مبلغ انچارج گی آنا جنوبی امریکہ)

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل اور رحم کے ساتھ جماعت ہائے احمدیہ سورینام گیانا اور ٹرینیڈاڈ کا چوتھا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۵، ۲۶ نومبر ۱۹۷۸ء کو مسجد احمدیہ فری پورٹ مشن روڈ۔ ٹرینیڈاڈ میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا الحمد للہ۔ اس جلسہ میں گیانا اور سورینام سے دس دس افراد کے وفود اپنے مبلغین کی قیادت میں شریک ہوئے اور اپنے پورے ایک ہفتہ کے عرصہ قیام کے دوران دینی اور روحانی۔ تربیتی اور تبلیغی پروگراموں میں ذوق وشوق سے مشغول رہے اس مرتبہ گذشتہ تین برسوں میں باری باری کیریبین کی جماعتوں میں جلسوں کا ایک سلسلہ مکمل ہونے کے بعد اب دوبارہ ٹرینیڈاڈ میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی باری تھی۔ سو خدا کے فضل سے اس مرتبہ مقامی جماعت نے زیادہ اہتمام اور انتظام کے ساتھ مختلف تقریبات منعقد کیں۔ جس میں پچھلے سال کی نسبت زیادہ احباب نے شرکت کی۔ اور باہر سے آنے والے مہمانوں کے قیام کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ یہ امر بفضلہ تعالیٰ ہماری تینوں جنوبی امریکہ کی جماعتوں کی تنظیم کی تدریجی ترقی کا آئینہ دار تھا۔ جسے سب شرکائے جلسہ نے کھلے طور پر محسوس کیا۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔

مہمانوں کی آمد

جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان مبارک الفاظ کے بموجب

"اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ
اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے
رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں
تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں
آملیں گی"

احمدیت کے ان علاقوں میں بسنے والے عاشق حضرت مسیح پاک کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ٹرینیڈاڈ وقت مقررہ پر پہنچنا شروع ہوئے۔ چنانچہ سورینام سے دس افراد کا وفد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج کی قیادت میں ۲۲ نومبر کو بذریعہ ہوائی جہاز ٹرینیڈاڈ پہنچا۔ اور گیانا کا وفد جو دس افراد اور ایک دس سالہ احمدی طفل پر مشتمل تھا خاکسار محمد اسلم قریشی مبلغ انچارج گیانا کی قیادت میں ۲۳ نومبر کو ٹرینیڈاڈ پہنچا۔ مقامی احباب نے ہر دو وفود کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور نہایت عزت واحترام اور پیار اور محبت کے جذبات کے ساتھ مجوزہ قیام گاہوں میں ٹھہرایا۔ دوران سال جماعت کو اللہ تعالیٰ نے مسجد سے ملحقہ جگہ میں مہمان خانہ کے طور پر دو عدد کمرے تعمیر کرنے کی توفیق بخشی۔ جہاں پر مردوں کو ٹھہرایا گیا اور مستورات کے قیام کے لئے جماعت کے دوستوں کے گھروں میں مناسب انتظام کیا گیا۔ مسجد کے قرب وجوار میں رہائش کی وجہ سے مہمانوں کو باجماعت نماز کی ادائیگی میں بہت سہولت رہی۔ فالحمد للہ

کیبر پنتھی ہائی سکول چیس ویلج میں ایک پبلک جلسہ کا انعقاد

طے شدہ پروگرام کے مطابق علاوہ جلسہ سالانہ کے چار مختلف مقامات پر تبلیغی اور تربیتی پبلک جلسوں کا انعقاد بھی شامل تھا۔ جن میں سے دو جلسے جلسہ سالانہ سے پہلے منعقد ہوئے اور دو بعد میں۔ چنانچہ ان میں سے پہلا پبلک جلسہ ۲۲ نومبر کی شام کو کیبر پنتھی ہائی سکول کے ہال میں جو ایک گاؤں چیس ویلج Chase Village میں واقع ہے منعقد ہوا۔ عنوان تھا۔ "احمدیت کیا ہے؟" اس جلسہ کی لاؤڈ سپیکر پر خوب منادی کی گئی تھی۔ چنانچہ علاوہ جماعت کے دوستوں کے متعدد ہندو دوست بھی۔ اور سکول کے منیجر صاحب بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر تینوں مبلغین سلسلہ نے جماعت احمدیہ کے قیام کے پس منظر اغراض ومقاصد اور اس کے ذریعہ پیدا کردہ عالمگیر روحانی انقلاب پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اور اس الٰہی سلسلہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا جس کی وجہ سے گرد ونواح میں دور دور تک مقررین کا پیغام پہنچا۔ جلسہ کی صدارت مکرم دیانت علی صاحب کاظم پریذیڈنٹ جماعت ٹرینیڈاڈ نے کی۔

جماعت احمدیہ کاراتال کے زیر اہتمام پبلک جلسہ

مورخہ ۲۴ نومبر کو جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ دوسرے ملکوں سے آنے والے مہمان اپنے واپسی سفر کے سلسلہ میں ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے صبح پورٹ آف سپین گئے۔ واپسی پر نماز جمعہ مسجد احمدیہ فری پورٹ مشن روڈ میں ادا کی گئی۔ خطبہ جمعہ مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سورینام نے دیا۔ جس میں دینی اجتماعات کی برکات اور ان سے صحیح استفادہ کرنے کے طریق کے متعلق آپ نے بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی۔

تیسرے پہر شام کے جلسہ میں شمولیت کی غرض سے بیرونی مہمانوں اور مقامی احباب کا قافلہ متعدد کاروں پر کاراتال کے لئے روانہ ہوا۔ یہاں اگرچہ جماعت مختصر ہے۔ مگر اس کی اپنی مسجد ہے۔ اور احباب جماعت اثر ورسوخ کے مالک ہیں۔ یہ علاقہ بہت نشیب وفراز والا ہے اور گنے کے کھیتوں اور درختوں کی کثرت کی وجہ سے بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ کارل تارا اسی اونچے نیچے علاقے میں بل کھاتی ہوئی سڑک کے کنارے ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ یہاں جماعت نے برلب سڑک ہی ٹینٹ لگا کر اور کرسیاں بچھا کر شام کے جلسہ کا انتظام کیا۔ پہلے مہمانوں کی خدمت میں پر تکلف ڈنر پیش کیا گیا۔ اور بعد نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد ساڑھے سات بجے شام آج کا اجلاس شروع ہوا۔ جس کا موضوع تھا۔ قرآن کریم ایک کامل اور مکمل ذریعہ ہدایت۔ مقررین میں مکرم مولوی حنیف یعقوب صاحب مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سورینام اور خاکسار شامل تھے۔ حاضرین میں بہت سے ہندو اور غیر از جماعت دوست بھی موجود تھے۔ چنانچہ تینوں مقررین نے باری باری قرآن کریم کی خوبیوں، کمالات الہامی اور زندہ کتاب ہونے کے متعلق تفصیل سے بیان کیا۔ اور سلسلہ احمدیہ کے قیام وحی والہام کے امت محمدیہ میں جاری ہونے اور اس زمانہ میں اس کا اعلیٰ ترین نمونہ حضرت مسیح پاک کی ذات پر نزول وحی کی صورت میں موجود ہونے کو قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کے زندہ ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن کے کارنامہ کو جو مختلف تراجم کی صورت میں اطراف عالم میں انجام دے رہی ہے بھی حاضرین کے سامنے کھول کر پیش کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت بھی مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت ٹرینیڈاڈ نے کی جو بفضلہ اپنے اثرات ونتائج کے لحاظ سے اور حاضری کے اعتبار سے بہت کامیاب رہا الحمد للہ

احمدیہ کیریبین کونسل کی مجلس شوریٰ کا چوتھا سالانہ اجلاس

مورخہ ۲۵ نومبر کی شام کو حسب پروگرام کیریبین کونسل کا اجلاس منعقد ہوتا تھا مگر دن کے اوقات کے دوران میزبان جماعت کی طرف سے بیرونی جماعتوں یعنی گیانا اور سورینام سے آنے والے بھائیوں اور بہنوں کے لئے جزیرے کے مشرقی ساحل [illegible] اور سنٹرل علاقے کی سیر کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ چنانچہ متعدد کاروں پر یہ قافلہ صبح دس بجے کے قریب روانہ ہوا۔ اور ایک بہت پر فضا ساحلی علاقے کی سیر کے بعد اور اہم فرع جزیرے کے وسطی علاقوں میں سے گذرتے ہوئے جو قدرتی حسن وجمال سے مالا مال ہیں ۴ بجے شام واپس مشن ہیڈ کوارٹر تشریف لائے

بعدہٗ مغرب اور عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد احمدیہ کی گیلری میں احمدیہ کیریبین کونسل کا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت پریزیڈنٹ کونسل مکرم حنیف یعقوب صاحب نے کی۔ اس اجلاس میں تینوں ملکوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔

کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ صدر صاحب نے نمائندگان کو خوش آمدید کہتے ہوئے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا اور پھر مکرم محترم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھا۔ اس کے بعد پچھلی مجلس شوریٰ منعقدہ سورینام کی رپورٹ پیش کی گئی۔ جو سیکرٹری مسٹر حسین محمد صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ تکمیلی فیصلہ جات دوران سال کے سلسلہ میں بحث کا آغاز ہوا۔ اور بعض متفرق امور زیر غور آئے۔ نمائندگان کو بتایا گیا

— • جارج ٹاؤن گی آنا میں احمدیہ ہیڈ کوارٹرز اور مرکزی مسجد کی تعمیر کے لئے ایک موزوں جائداد خریدی جا چکی ہے۔

— • مبلغین کا جزائر کیریبین کا تبلیغی دورہ وسط ۱۹۷۹ء میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

— • مشنری سکول کا اجراء مزید غور اور انتظامات کے لئے دوسرے وقت کے لئے اٹھا رکھا گیا ہے۔

— • لنڈن کانفرنس میں کیریبین ممالک کی نمائندگی خاکسار محمد اسلم قریشی مبلغ گی آنا نے کی۔

— • احمدی خواتین کو اپنی تجاویز احمدیہ کیریبین کونسل میں زیر غور لانے کے لئے اپنا اجلاس ایک روز پہلے طلب کر کے اور اس میں طے کر کے بھجوانی چاہئیں۔

— • ٹرینیڈاڈ، گی آنا اور سورینام کے مشنوں کی دو سال کی رپورٹیں پیش کی گئیں۔

عمومی بحث کے دوران آئندہ کے لئے مندرجہ ذیل سفارشات مرتب کی گئیں۔

۱۔ کیریبین کے علاقہ میں جماعت کے نیوز بلیٹن اور پمفلٹس کے ذریعہ احمدیہ کیریبین کونسل کی سرگرمیوں کی وسیع تر اشاعت کی جائے۔

۲۔ تعلیم یافتہ احباب اپنے علم میں اضافہ اور غیر از جماعت پڑھے لکھے طبقہ میں تبلیغ کی خاطر لنڈن مشن کا رسالہ "مسلم ہیرلڈ" اپنے نام جاری کروائیں۔ جو بہت عمدہ اور تحقیقی مضامین اسلام اور احمدیت کے بارے میں پیش کرتا ہے۔

۳۔ کیریبین کے علاقے میں مرکز سے ایک افریقن ٹرینڈ مبلغ بھجوانے کی درخواست کی جائے۔

۴۔ آئندہ سال کے لئے اے سی سی کے صدر مکرم مولوی محمد حنیف یعقوب صاحب اور سیکرٹری مسٹر حسین محمد صاحب ہوں گے۔

۵۔ اگلے سال جلسہ سالانہ ۲۴-۲۵ دسمبر ۱۹۷۹ء کو گی آنا میں منعقد ہوگا۔

لجنات اماء اللہ گیانا سورینام اور ٹرینیڈاڈ کا مشترکہ اجلاس

دریں اثناء جبکہ مرد نمائندگان اپنی مجلس شوریٰ میں مشغول تھے خواتین نمائندگان نے اپنا لجنہ اماء اللہ کا مشترکہ اجلاس منعقد کیا۔ اور اپنی اپنی تنظیموں کی کارکردگی سے ایک دوسرے کو مطلع کیا۔ اس باہمی تبادلہ خیالات سے انہیں ایک دوسرے کے تجربات اور طریقۂ کار سے واقفیت ہوئی۔ اور انہوں نے اپنے ہاں انہیں رائج کرنے کا عزم کیا۔ مثلاً دستکاری کی نمائش اور سالانہ اجتماعات کا انعقاد وغیرہ

۲۶ نومبر جلسہ سالانہ کا انعقاد

مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۷۸ء کو سب سے بڑی تقریب یعنی جلسہ سالانہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ خدام اور اطفال نے مل کر مسجد احمدیہ کے سامنے کھلی جگہ میں مسقف جلسہ گاہ تعمیر کی۔ ایک کونے پر لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ جلسہ گاہ کی دیواروں پر تبلیغی مساعی کی تصاویر کے چارٹس مختلف ممالک کے احمدیہ کیلنڈرز اور بعض دیگر تبلیغی قطعات کی نمائش بھی ترتیب دی گئی۔

اسی طرح ایک طرف کتب سلسلہ کا سٹال آراستہ کیا گیا۔ خدام نے بڑی محنت اور ذوق و شوق سے سارے انتظامات جلسہ کے آغاز سے پہلے پہلے مکمل کر لئے۔ مہمانوں کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ علاقے میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ قبل دوپہر جلسہ کی منادی بھی کی گئی اور پبلک کو شرکت عام کی دعوت دی گئی۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز

ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد سوا ایک بجے بعد دوپہر جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت جناب لیاقت علی کاظم صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سورینام نے فرمائی۔ جس کے بعد مکرم مولوی محمد حنیف یعقوب صاحب مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید کے روح پرور پیغامات پڑھ کر سنائے۔ حضور نے اپنے محبت بھرے دعائیہ اور روح پرور پیغام میں فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام احباب جماعت احمدیہ جنوبی امریکہ کے نام

"میرے پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم

مجھے یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ آپ اس ماہ کے آخر میں اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میں جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس جلسہ میں احمدیت اور اسلام کی سچی روح کارفرما ہوگی۔

آپ اس الٰہی وعدہ کو ہمیشہ یاد رکھیں جو کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ اور ہمارے زمانہ میں دوبارہ حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ اس کی تجدید کی گئی ہے۔ کہ اسلام کا آخری غلبہ تمام دوسرے ادیان پر حضرت امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا جو آپ کی کوششوں اور آپ کے سچے متبعین کی کوششوں سے حاصل ہوگا جو کہ خلافت احمدیہ کی راہ نمائی میں غلبۂ اسلام کے لئے جدوجہد کرتے رہیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جبکہ اسلام تقریباً تمام بنی نوع انسان کے دلوں کو فتح کر چکا ہوگا۔

یہ وقت اب زیادہ دور نہیں مگر ہمیں اس کے لئے سخت جدوجہد کرنی ہوگی۔ ہمیں جو کام درپیش ہے۔ وہ بہت عظیم الشان ہے۔ اور ہم بغیر نصرت الٰہی کے اسے سرانجام نہیں دے سکتے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم مسلسل اللہ تعالیٰ کے حضور مخلصانہ دعائیں کرتے چلے جائیں۔ اور اجتماعی کوششوں اور مسلسل قربانیوں کے ذریعہ اپنے عظیم مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں اور اعمال میں سچی روح پیدا کریں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام پر زندہ اور محکم ایمان عطا کرے۔ اور یہ کہ آپ اس کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کا محافظ اور مددگار ہو آمین

آخر میں میں آپ کو اپنی دلی محبت کا یقین دلاتا ہوں۔ اور آپ سب کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔"

والسلام
مرزا ناصر احمد
(خلیفۃ المسیح الثالث)
۴ نومبر ۱۹۷۸ء

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھنے والا ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اگر احباب جماعت اپنے رب رحیم پر بھروسہ رکھیں گے۔ تو وہ یاد رکھیں کہ خدا ان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ اور وہ انہیں مالی قربانی کی بھی توفیق دے گا۔ ایک جذبہ اور بشاشت کے ساتھ قربانی دینے کا سوال ہے۔ وہ ہر احمدی کو دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے ہمارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھنے والا ہو۔ کسی جگہ ٹھہرنے والا نہ ہو۔ جیسے اس کی رحمتیں پہلے نازل ہوتی رہی ہیں۔ ویسے ہی اب بھی نازل ہوں۔"

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

مکرم ڈاکٹر قاضی برکت اللہ صاحب ، امریکہ

(۲)

(۲۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ایام میں قادیان میں عموماً موسم گرما میں متواتر گرمی ایک ہفتہ سے زائد نہ ہوا کرتی تھی۔ پانچ سات روز کے بعد کچھ بادل آکر ترشح کر دیتے تھے جس سے ہوا میں کچھ خنکی آجاتی تھی۔ لیکن ایک سال بارش بہت کم ہوئی اور ہوائیں خشک ہو گئیں اور نماز استسقاء پڑھی گئی اور اس کے بعد جلد بارش ہو گئی (ص ۱۶۴)

(۲۶) حضرت سید احمد بریلوی رح کا ایک مرید ایک دفعہ قادیان آیا۔ بہت سن رسیدہ تھا اور اپنی عمر ایک سو سال بتاتا تھا۔ اور سید صاحب کے زمانے کی باتیں سناتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے چلا گیا اور غالباً ایک سال بعد دوبارہ بھی آیا۔ اس کے بعد جلد اس کی وفات کی خبر ملی۔ اس کے بال مہندی سے رنگے ہوئے سرخ تھے۔ (ص ۱۷۵)

(۲۷) ابتداء میں جب مہمان کم ہوتے تھے اور گول کمرے میں یا مسجد میں مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا تھا اس وقت عموماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی باہر مہمانوں میں بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے تھے۔ "آپ ایک روٹی ہاتھ میں لیتے اور اس کے دو ٹکڑے کرتے ایک ٹکڑا دستر خوان پر رکھ دیتے دوسرے کو پھر دو ٹکڑے کرتے پھر ایک ٹکڑا دستر خوان پر رکھتے۔ جو ہاتھ میں رہ جاتا اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا کاٹتے جو لمبائی چوڑائی میں ایک انچ سے کم ہوتا اور اسے سالن کے کٹورے میں ڈالتے۔ اس طرح بہت تھوڑا سالن اس ٹکڑے کو ایک کنارے پر لگتا۔ پھر اسے منہ میں ڈالتے اور دیر تک اسی کو چباتے رہتے اور مہمانوں کے ساتھ باتیں کرتے رہتے اور کبھی کبھی اپنے آگے سے کوئی کھانے کی چیز اٹھا کر کسی مہمان کو دیتے یا اچار یا مربہ یا کوئی اور خاص چیز دستر خوان پر ہوتی اس میں سے کچھ ایک روٹی پر رکھ کر کسی مہمان کو دیتے ...... حضور کے کھانے کی مقدار بہت کم ہوتی۔" (ص ۹)

(۲۸) حضرت مفتی محمد صادق رض فرماتے ہیں:- "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنایا کہ ایک دفعہ مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی ثم امرتسری سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے تو ایک شخص نے جو ان کا مرید تھا حضور کو ایک روپیہ دیا کہ اس کی طرف سے یہ روپیہ ان کی خدمت میں نذرانہ پیش کر دوں۔ جب حضور غزنوی صاحب سے ملے تو اس شخص کی طرف سے وہ روپیہ دے دیا لیکن دوبارہ جب انہی دنوں حضور عبد اللہ غزنوی صاحب سے ملنے گئے تو غزنوی صاحب نے خفگی سے کہا کہ ہمیں کھوٹا روپیہ دیا تھا اور اظہار ناراضگی کرنے لگے۔ تب حضور نے جلدی سے اپنے پاس سے ایک روپیہ نکال کر ان کے آگے رکھ دیا۔" (ص ۱۲۶)

(۲۹) ۱۸۹۹ء میں غالباً ٹیکس کا مقدمہ تھا۔ بعض لوگوں کی درخواست پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز ظہر گورداسپور کے احاطہ کچہری میں خود پیش امام ہو کر پڑھائی اور بہت سے لوگ دوڑ دوڑ کر اس نماز میں شامل ہوئے۔ (ص ۶۳)

(۳۰) حضرت مسیح موعود علیہ السلام امامت کے وقت بسم اللہ بالجہر نہ پڑھا کرتے تھے اور رفع یدین بھی نہ کرتے تھے بلکہ ہاتھ سینہ پر باندھتے تھے اور تشہد میں سبابہ کی انگلی اٹھاتے تھے۔ باقی نماز ظاہری طریق پر حنفیوں کی طرز پر ہوتی تھی۔ (ص ۲۴)

(۳۱) لاہور میں ایک بزرگ بابا محمد چٹو نام ہوا کرتے تھے جو پہلے ایک جوشیلے وہابی ہونے کے سبب اور بعد میں چکڑالوی ہو جانے کے سبب مشہور آدمی تھے وہ اپنے زمانہ چکڑالویہ کے درمیان اپنے عقیدہ کے ایک عالم کو ساتھ لے کر بحث کرنے کے لئے قادیان آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں ایک ہی بات کہی کہ آپ میری صداقت کے تو قائل نہیں لیکن دنیا میں کسی نہ کسی صداقت کے تو آپ قائل ہوں گے۔ مثلاً حضرت ابراہیم یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا کوئی اور نبی یا رسول جس کسی کے بھی آپ قائل ہوں اور جن دلائل پر آپ نے ان کو سچا مانا ہے وہ دلائل آپ میرے سامنے بیان کریں۔ انہی کے ذریعہ سے میں آپ کو اپنی سچائی کا ثبوت دوں گا۔ اور اس طرح بات مختصر ہو جائے گی۔ بابا چٹو اور اس کے ساتھی مولوی اس امر کا کچھ جواب نہ دے سکے اور ٹال مٹول کرنے لگے۔ اس واسطے گفتگو کا سلسلہ آگے نہ چل سکا۔ (ص ۱۳۱)

(۳۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہمانوں کی خاطر داری کا بہت اہتمام رکھا کرتے تھے۔ جب تک تھوڑے مہمان ہوتے تھے آپ خود ان کے کھانے اور رہائش کا انتظام کیا کرتے تھے جب مہمان زیادہ ہونے لگے تو خدام حافظ حامد علی صاحب۔ میاں نجم الدین صاحب وغیرہ کو تاکید فرماتے رہتے تھے کہ دیکھو مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ان کی تمام ضروریات خورد و نوش و رہائش کا خیال رکھو۔ بعض مہمانوں کو تم شناخت کرتے ہو بعض کو نہیں کرتے۔ اس لئے مناسب ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر ان کی تواضع کرو۔ سردی کے ایام میں فرمایا کرتے۔ مہمانوں کو چائے پلاؤ اور سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو علیحدہ کمرے یا مکان کی ضرورت ہو تو اس کا انتظام کر دو۔ اگر کسی کو سردی کا خوف ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو۔" (ص ۱۹۵)

(۳۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خادموں پر بے انتہا شفقت فرماتے تھے ایک واقعہ حضرت مفتی محمد صادق رض اپنے بارہ میں بیان کرتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب رض ابتداء میں لاہور میں ملازم تھے اور ہر اتوار کو یا ہر چھٹی کے موقعہ پر عموماً قادیان آیا کرتے تھے ایک روز اسی طرح کوئی دن کے ایک بجے مفتی صاحب رض قادیان پہنچے۔ حضرت صاحب کو خبر ہوئی تو باہر تشریف لائے اور مفتی صاحب رض کو اندر لے گئے۔ اور کھانا لا کر مفتی صاحب رض کے آگے رکھ دیا اور خود پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ مفتی صاحب رض نے کھانا شروع کیا ہی تھا کہ ظہر کی اذان ہو گئی۔ اذان کی آواز سن کر مفتی صاحب رض نے جلدی جلدی کھانا شروع کیا تاکہ جماعت میں شامل ہو سکیں۔ حضرت اقدس یہ دیکھ کر مسکرانے لگے اور ہنستے ہوئے فرمایا:-

"مفتی صاحب! اتنے جلدی جلدی کھانے کی ضرورت نہیں نہایت اطمینان سے کھائیے جب تک میں باہر نہیں جاتا نماز نہیں ہوگی اور جب تک آپ کھانا نہیں کھا لیتے میں باہر نہیں جاؤں گا۔"

(لطائف صادق ص ۷۸)

(۳۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک مرتبہ حضرت صاحب کے گھر میں مستورات کے درمیان اس امر پر گفتگو ہونے لگی کہ حضرت اقدس کو اپنے مریدوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ کسی عورت نے کسی کا نام لیا اور کسی نے کسی کا۔ ایک شخص پر سب خواتین کا اتفاق نہ ہو سکا۔ حضرت ام المومنین رض نے فرمایا۔ ان کے خیال میں تو حضرت صاحب کو سب سے پیارے مرید مولوی نورالدین صاحب رض ہیں ماده پھر فرمانے لگیں۔ اس کا امتحان بھی تم سب عورتوں کو ابھی کرائے دیتی ہوں۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام علیحدہ کمرے میں بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے۔ حضرت ام المومنین رض عورتوں کے مجمع میں سے اٹھیں اور کہنے لگیں کہ میں حضرت صاحب کے پاس جا کر یہ بات ایک ترکیب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوچھتی ہوں تم سب باہر ہو کر سنتی رہنا۔ اس طرح پتہ لگ جائے گا کہ حضرت صاحب کو سب سے پیارا مرید کون ہے؟

خواتین سے یہ کہہ کر ام المومنینؓ حضرت اقدسؑ کے پاس کمرے میں تشریف لے گئیں اور حضورؑ کو مخاطب کرکے فرمانے لگیں کہ:۔

"آپ کے جو سب سے زیادہ پیارے مرید ہیں وہ ......"

اتنا فقرہ کہہ کر آپؓ چپ ہو گئیں اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت گھبرا کر پوچھا۔

"مولوی نورالدین صاحبؓ کو کیا ہوا؟ جلدی بتاؤ!"

اس پر حضرت ام المومنینؓ ہنسنے لگیں اور فرمایا۔ آپ گھبرائیں نہیں مولوی نورالدین صاحبؓ اچھی طرح ہیں۔ میں تو آپؑ کے منہ سے کہلوانا چاہتی تھی کہ آپ کے سب سے پیارے مرید کون سے ہیں چنانچہ آپؑ نے وہ بات کہہ دی۔ اب میں جاتی ہوں آپ اپنا کام کریں۔"

(لطائفِ صادقؓ صفحہ ۱۲)

(۳۵) ایک دفعہ حضرت مفتی صاحبؓ قادیان تشریف لائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پاس ہی ایک چھوٹی سی کوٹھری میں انہیں ٹھہرایا اور محبت کے ساتھ تواضع کی۔ ان دنوں اتفاقاً قادیان میں خارش کی کچھ شکایت تھی۔ حضورؑ نے ایک دوائی "مصفی خون" تیار کی اور باہر اکثر اس کا ذکر فرمایا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کا قاعدہ تھا کہ ہر بات میں حضرت صاحبؑ کے ساتھ شریک ہو جایا کرتے تھے۔ سنتے ہی کہنے لگے۔ "حضورؑ مجھے بھی خارش کی شکایت ہے تھوڑی دوائی میں بھی پیوں گا۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ "اچھا"۔ اتفاق سے مفتی صاحب کو بھی سینے پر خارش ہوتی تھی انہوں نے بھی حضرت صاحبؑ سے عرض کیا کہ حضورؑ کچھ خفیف خارش کی شکایت مجھے بھی ہے۔ مگر یہ نہ کہا کہ دوائی پیوں گا بلکہ یہ عرض کیا کہ حضورؑ دعا فرمائیں کہ اللہ اس تکلیف سے نجات دے تھوڑا دیر بعد حضرت صاحبؑ نے گھر میں سے ایک پیالہ بھرا ہوا دوائی کا مولوی عبدالکریمؓ کو بھیجا جب وہ پینے لگے تو معلوم ہوا کہ یہ تو سخت کڑوی دوائی ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریمؓ کڑوی دوائی سے سخت پرہیز کرتے تھے اور کبھی نہ پیتے تھے۔ بڑے گھبرائے حلق تک سب کڑوا ہو گیا۔ پھر وہ پیالہ اس آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیا اور کہا "لے جا بھائی! میں باز آیا ایسی دوائی سے حضرت صاحبؑ سے کہیو مجھے کڑوی دوائی ہرگز نہیں چاہیئے" تھوڑی دیر بعد حضرت اقدسؑ اس کمرے میں تشریف لے گئے جہاں مفتی صاحب ٹھہرے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں ایک بڑا پیالہ بھرا ہوا تھا اور آتے ہی فرمانے لگے۔ "لو مفتی صاحب یہ آپ کے لئے ہے۔ مفتی صاحب مولوی عبدالکریمؓ کا واقعہ دیکھ چکے تھے سخت گھبرائے کہ یہ تلخ پیالہ اب پینا پڑے گا۔ پیالہ تو لے لیا۔ لیکن اسی فکر میں رہے کہ حضرت صاحبؑ اندر تشریف لے جائیں تو دوائی ادھر ادھر کر دیں۔ لیکن حضورؑ نے فرمایا۔ "مفتی صاحب آپ پی لیں تو میں خالی پیالہ گھر میں لے جاؤں" کوئی چارہ نہ دیکھ کر مفتی صاحب نے آنکھیں بند کر لیں اور نہایت مجبوری کے ساتھ پیالہ منہ کو لگا لیا اور جلدی جلدی پینا شروع کر دیا۔ جب آدھے سے زیادہ پی چکے تو معلوم ہوا کہ پیالہ تلخ نہیں بلکہ میٹھا ہے۔ اس پر مفتی صاحب بے اختیار پکار اٹھے "حضورؑ یہ تو میٹھا ہے۔" اس پر حضرت صاحبؑ بہت ہنسے اور فرمانے لگے کہ یہ خارش کی دوائی نہیں۔ چونکہ آپ دماغی محنت کرتے ہیں اس لئے میں نے آپ کے لئے شیرہ بادام بنایا ہے۔"

(لطائفِ صادق صفحہ ۹)

(۳٦) حضور علیہ السلام کے پاس ایک چھوٹی سی حمائل تھی جس کا خط بہت واضح تھا اور حضورؑ کو پسند تھی لیکن ایک شخص نے سوال کیا تو حضورؑ نے اسے دے دی تاکہ سوال رد نہ ہو۔ (ذکرِ حبیب صفحہ ۱۷)

مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی وفات پر

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی قراردادِ تعزیت

ہم ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے لئے یہ خبر بڑے دکھ اور غم کا موجب ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر ہمارے دیرینہ رفیق اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہت مخلص اور فدائی خادم ۲۲ مارچ کو برما میں کار کے ایک حادثہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

محترم محمد شفیق صاحب قیصر ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو منشی محمد صادق کے یہاں محمود آباد (سندھ) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان۔ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ اور سلانوالی ضلع سرگودہا سے حاصل کی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے ۱۹۵۵ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۵۷ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور ۱۹۶۳ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے اوائل عمر ہی سے آپ کو خدمت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی توفیق عطا فرمائی۔ دیگر جماعتی خدمات کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی گراں قدر خدمت کی بھی توفیق ملی۔ جس کا آغاز ۱۹۵۹ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بحیثیت نائب مہتمم اشاعت اور نائب ایڈیٹر رسالہ "خالد" ہوا۔

سال ۶۶-۱۹۶۵ء میں مہتمم تحریک جدید اور سال ۶۷-۱۹۶۶ء میں مہتمم اشاعت مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۸ء میں بغرض تبلیغ اسلام یوگنڈا تشریف لے گئے۔ ایک سال بعد واپس تشریف لاکر ۱۹۷۰ء میں مہتمم عمومی کے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ خدام الاحمدیہ سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات (مشعلِ راہ) کی تدوین کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ ۷۶-۱۹۷۰ء تک آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بحیثیت مہتمم تعلیم، مہتمم اشاعت، مہتمم عمومی، مہتمم مقامی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ۷۷-۱۹۷۶ء میں نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نامزد ہوئے اور وفات تک آپ اسی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ سعادت بھی عطا کی کہ آپ نومبر ۱۹۶۵ء سے نومبر ۱۹۶۷ء اور نومبر ۱۹۷۳ء تا اکتوبر ۱۹۷۴ء ماہنامہ خالد اور اکتوبر ۱۹۷۰ء تا نومبر ۱۹۷۳ء، بعد جولائی ۱۹۷۶ء تا وفات ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر رہے۔ اسی طرح ۱۹۶۷ء سے وفات تک خالد و تشحیذ کے پبلشر کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے۔

تحریک جدید انجمن احمدیہ میں وکالت تبشیر کے شعبہ تصنیف میں ۱۹۶۵ء سے وفات تک خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح قرآن پبلیکیشنز اور نصرت پرنٹرز لمیٹڈ کے منیجنگ ڈائریکٹر کی حیثیت سے بھی آپ کی خدمات قابل ذکر ہیں اور اسی حیثیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر جماعتی امور کی سرانجام دہی کے لئے ہانگ کانگ کے سفر پر روانہ ہوئے تھے آپ نے اپنی مختصر عمر میں بہت اہم کام سرانجام دیئے اور ساری زندگی ہی خدمت اسلام اور خدمت سلسلہ میں بسر کر کے خدمت کے دوران ہی وطن سے دور جان جانِ آفرین کے سپرد کی اور شہادت کا مرتبہ پایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین!

ہم ممبران مجلس عاملہ ان کے والدین، ان کی اہلیہ ان کے بہن بھائیوں اور عزیزوں سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور ان کے غم میں شریک ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو محترم محمد شفیق صاحب قیصر جیسے فدائی کارکن عطا فرماتا رہے۔ آمین!

(مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

○

قائدینِ اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس ۲۷ اپریل تا ۹ مئی کیلئے خصوصی کوشش فرمائیں! (مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپیہ یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱	مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	گولبازار - ربوہ	۴۸-۰۰
۲	" محمود احمد صاحب فضل عمر دواخانہ	"	۱۰-۰۰
۳	" مہر خان صاحب چائے فروش	"	۲۳-۰۰
۴	" قریشی محمد اکمل صاحب - افضل برادرز	"	۴-۰۰
۵	" سعید احمد صاحب پھل فروش	"	۱۳-۰۰
۶	" صوفی محمد حسین و عبدالحمید صاحبان پھل فروش	"	۲۶-۰۰
۷	" محمد صادق صاحب - ندیم بک ڈپو	"	۳۴-۰۰
۸	" عبدالعزیز صاحب - عزیز لانڈری ورکس	"	۱۵-۰۰
۹	" عبدالکریم صاحب - آئرن مرچنٹ	"	۱۳-۰۰
۱۰	" عبدالحکیم صاحب حلوائی	"	۱۲-۰۰
۱۱	" سردار محمد صاحب - سردار ٹیلرنگ ہاؤس	"	۱۲-۰۰
۱۲	" رانا محمد الدین صاحب ہیر ڈریسر	"	۱۱-۰۰
۱۳	" رانا محمد حفیظ صاحب	"	۱۲-۰۰
۱۴	" محمد رفیق صاحب پردیسی	"	۱۲-۰۰
۱۵	" ماسٹر غلام رسول صاحب ٹیلر	"	۱۰-۰۰
۱۶	" عبدالواسع و عبدالحئی صاحبان منیاری فروش	"	۱۰-۰۰
۱۷	" محمد اشرف صاحب میٹ فروش	"	۱۲-۰۰
۱۸	" تنویر احمد صاحب - تنویر سٹوڈیو	اقصیٰ روڈ ربوہ	۱۱۱-۰۰
۱۹	" قریشی نذیر احمد صاحب نصرت دواخانہ	"	۱۲-۰۰
۲۰	" محمود احمد صاحب طالب	"	۱۰-۰۰
۲۱	" عطاء اللہ صاحب - ریڈیو مرمت	"	۱۲-۰۰
۲۲	" خواجہ عبدالسلام صاحب	"	۱۳-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید - ربوہ)

تقریب شادی

مورخہ ۵/۴/۷۹ کو میرے بیٹے عزیز ملک منیر احمد صاحب کی شادی خانہ آبادی کی مبارک تقریب عمل میں آئی۔ بارات قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ سے چونڈہ گئی جہاں مربی سلسلہ محترم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف نے عزیز مذکور کا نکاح عزیزہ زاہدہ ملک بنت مکرم ملک اقبال صاحب سے مبلغ دس ہزار روپیہ پر پڑھا۔

محترم عارف صاحب نے اس موقع پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے نکاح کی غرض و غایت بیان فرمائی اور اس بارے میں اسلامی ہدایات کو اپنانے اور بد رسوم سے بچنے کی تلقین فرمائی اور پھر اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کرائی۔

مورخہ ۶/۴ کو خاکسار نے اپنے مکان پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔ عزیزم ملک منیر احمد محترم حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(ڈاکٹر رحمت اللہ میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

ولادت

میرے بڑے بھائی جناب مسعود احمد صاحب فاروقی کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۷۹ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود عبدالغفور صاحب فاروقی مرحوم آف جے پور سٹیٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بھٹی آف فتو کی نارووال کا نواسہ ہے۔ عزیزم کا نام عمر غفور فاروقی تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز عطا فرمائے اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محبوب احمد فاروقی واپڈا کالونی شالامار - لاہور)

وقفِ عارضی کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"تحریک وقف عارضی دراصل اصلاح نفس کے لئے، اپنے محاسبہ کے لئے اور دوسروں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جاری کی گئی تھی اور تعاونوا علی البر والتقویٰ کی عملی تفسیر کی شکل میں اسے جاری کیا گیا تھا۔ بڑا اچھا کام ہوا ہے..... لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے ہماری ذمہ داری ایک قائم رہنے والے اور وسعت اختیار کرنے والے تسلسل کو چاہتی ہے۔ اس ذمہ داری میں عملاً ایک وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ شروع میں جس وقت کسی زمانہ میں ایک ہزار احمدی تھا تو ایک ہزار آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری تھی اور جس وقت وہ ایک کروڑ کے قریب پہنچ رہا ہے تو ایک کروڑ آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہے۔ یہ اندرونی ذمہ داری ہے۔ اس حرکت میں شدت پیدا ہو رہی ہے۔ اور خدا کے فضل سے کامیابی ہو رہی ہے اور نظر آتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کے بہت قریب آتے جا رہے ہیں۔ وہ وسعت ہماری ذمہ داریوں کو بہت بڑھا رہی ہے اور یہ ذمہ داری انسانوں کے کندھوں پر، ان انسانوں کے کندھوں پر جنہوں نے خود کو مہدی علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بشارتیں تھیں کہ اسلام اس زمانہ میں غالب آئے گا، مہدی علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دیں گے اور اللہ کا فضل ہے کہ جماعت کا ایک بڑا حصہ ہر لحاظ سے قربانیاں دے رہا ہے..... وقف عارضی کے وعدے آ رہے ہیں لیکن اس تعداد میں نہیں آ رہے جس تعداد میں آنے چاہئیں۔ دوست اس طرف توجہ دیں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

احبابِ جماعت اپنا عہد پورا کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تحریک وقفِ عارضی میں اپنا نام پیش کریں اور صدر صاحبان جماعت سال رواں کے لئے اپنا مقررہ حصہ پورا کرنے کی خاطر ۳۰/۹ سے قبل فارم وقف عارضی پُر کروانے کے بعد نظارت ہذا میں بھجوانے کی سعی فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انصار اللہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات اور مصائب اور مخالفتوں سے بے پرواہ ہو کر دین کی خدمت کریں۔..... اس ایثار کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلے جانا ہمارا اولین فرض ہے تا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت جیسے ہم بارش کی طرح برستے دیکھ رہے ہیں ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے"

انصار بھائیوں کے لئے خدمت دین کی خاطر تحریک جدید کا میدان کھلا ہے اپنے ہر ممکن تعاون سے اس کے مالی جہاد کو مضبوط تر کریں اور یہ جذبہ آئندہ نسل میں بھی پیدا کریں تا کہ ہم اپنی زندگیوں میں غلبۂ اسلام کا سنہری دن دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اسلام آزادیٔ ضمیر اور مذہبی آزادی کا ضامن ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے دو معرکہ آرا خطبات کی کتابی شکل میں اشاعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو معرکہ آرا خطبات جو حضور نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء اور ۱۲ جنوری ۱۹۷۹ء کو ارشاد فرمائے تھے اور جن میں آزادیٔ ضمیر اور مذہبی آزادی سے متعلق اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کو نہایت احسن رنگ میں بیان فرمایا تھا کتابی شکل میں شائع کئے گئے ہیں۔ کتاب کا نام ہے:-

"اسلام آزادیٔ ضمیر اور مذہبی آزادی کا ضامن ہے"

یہ مختصر لیکن نہایت بیش قیمت کتاب بہت عمدہ کاغذ پر دیدہ زیب کتابت اور آفسٹ طباعت کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ اسی طرح اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ترجمہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کیا ہے۔

یہ بیش قیمت کتاب جماعتیں اور احباب درج ذیل نرخوں پر حاصل کر سکتے ہیں:-

(۱) خطبات (اردو) بڑا سائز -/۱۸۰ روپے سینکڑہ
(۲) خطبات (اردو) چھوٹا سائز -/۱۰۰ روپے سینکڑہ
(۳) خطبات (انگریزی ترجمہ) -/۱۸۰ روپے سینکڑہ

ملنے کا پتہ:- معرفت روزنامہ "الفضل" ربوہ

جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ یہ بیش بہا کتاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر ہر فرد جماعت تک اسے پہنچائیں اور پھر جملہ افراد جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کتاب کو قیمتاً حاصل کر کے اس کا بغور اور بالاستیعاب مطالعہ کریں اور یہ بیش قیمت تحفہ اپنے دوستوں اور دوسرے احباب کی خدمت میں پیش کر کے انہیں بھی اس سے مستفیض ہونے کا موقع بہم پہنچائیں۔

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے قیامت تک کے واسطے خاتم النبیین اور افضل الرسل کی حیثیت سے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے اس لئے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق ان روشن دلائل اور ان درخشندہ آسمانی نشانوں کے ظہور کا سلسلہ جو قرآن مجید کے نزول اور آپؐ کی بعثت کے ساتھ شروع ہوا تھا اس وقت سے مسلسل جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا اور کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی صداقت کو قیامت تک نئے نئے رنگ میں آشکار کرنے کے لئے دو سمندر رکھ دیئے ہیں، ایک دلائل کا سمندر اور ایک نشانوں کا سمندر جو کبھی خشک نہیں ہوں گے بلکہ قیامت تک ٹھاٹھیں مارتے رہیں گے۔ آپؐ کی صداقت کو آشکار کرنے کے لئے اگرچہ دلائل بھی ضروری ہیں اور ہر زمانہ میں بہت سے لوگ دلائل سے قائل ہو کر آپؐ کی رسالت پر ایمان لاتے رہے ہیں لیکن تمام لوگ دلائل سے قائل نہیں ہوا کرتے کیونکہ بعض لوگ دلیل کے مقابلہ میں کوئی سوفسطائی دلیل گھڑ کر صداقت کے انکار پر مصر رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے آسمانی نشانوں کے آگے بڑے بڑے مخالف عاجز آجاتے ہیں جن کا انکار ان کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔ پھر پرانے نشان آگے چل کر قصوں کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور بعد میں آنے والوں کے لئے حجت نہیں رہتے اس لئے اللہ تعالیٰ اُمتِ محمدیہ میں اپنے منتخب بندوں کے ذریعہ ہر زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نئے سے نئے نشان ظاہر کرتا چلا آرہا ہے اور قیامت تک ظاہر کرتا چلا جائے گا۔ نشان آج بھی ظاہر ہو رہے ہیں اور ہم ہر روز کوئی نہ کوئی نشان دیکھتے ہیں۔ ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ ہم ان نشانوں سے اس رنگ میں فائدہ اٹھانے والے بنیں جس رنگ میں خدا کی منشاء کے مطابق ان سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں وہ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں۔ لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گذر کر کم سے کم ایمان کے معیار بتاتے ہیں"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۹ فتح ۱۳۵۱ ہش)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

"اب آپ کو ربوہ سے باہر جانے کی ضرورت نہیں"

احباب یہ جان کر خوش ہوں گے

کہ

ہم نے اپنے والد محترم آف پھیروچیچی و قادیان کے مشہور زرگر میاں عبد الحق صاحب مرحوم ابن جناب میاں محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کی یادگار کے طور پر

گولبازار ربوہ میں

الباسط جیولرز

(ایرکنڈیشنڈ)

کے نام سے سونے چاندی کے دلکش۔ دیدہ زیب، سادہ و جڑاؤ فینسی زیورات کے نئے مرکز کا آغاز کر دیا ہے۔ اس مرکز کا افتتاح مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ شام پانچ بجے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اجتماعی دعا سے فرمایا جس کے بعد سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ اور بیرون ربوہ سے آنے والے کرم فرماؤں کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

نت نئے ڈیزائنوں میں ہر قسم کے سونے چاندی کے زیورات ہر قسم گانی سیٹ، کلائی سیٹ، لاکٹ سیٹ، انگوٹھیاں، جدید ترین نمونوں میں گارنٹی کے ساتھ ریڈی میڈ اور آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔

عمدہ مال، وعدہ کی پابندی، مناسب دام، خوش اخلاقی اور آپ کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔

تشریف لائیے اور ہمیں خدمت کا موقع دیجیئے

الحاج میاں عبد السمیع اینڈ سنز آف کویت

گولبازار ربوہ